

## 132538- تقریر یا خطاب کے بعد اجتماعی دعا میں کوئی حرج نہیں ہے

### سوال

سوال: کیا اجتماعی طور پر دعا مانگنا درست ہے؟ مثال کے طور پر امام تقریر کرنے کے بعد اجتماعی دعا کروانے۔

### پسندیدہ جواب

دعا ان افضل ترین عبادات میں سے ایک ہے کہ جن کے ذریعے ایک مسلمان اپنے رب کی بندگی، بجالاتا ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

(وَقَالَ

رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنِ

عِبَادَتِي سَيَرْجُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ)

ترجمہ: اور تمہارے رب نے کہہ دیا کہ: مجھے پکارو! میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا، بیشک جو لوگ میری عبادت سے روگردانی کرتے ہیں، وہ عنقریب رسوا ہو کر جہنم میں داخل ہو گئے [غافر: 60]

اور نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (دعا ہی عبادت ہے "تمہارے رب نے کہہ دیا ہے کہ: تم مجھے پکارو، میں تمہاری دعا قبول کروں گا")

ترمذی: (2969) نے روایت کیا ہے، اور اسے صحیح بھی قرار دیا، اسی طرح ابو داؤد: (1479) ابن ماجہ: (3828) نے بھی اسے روایت کیا ہے، اور البانی نے "صحیح ابو داؤد" میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

\*یہاں ہم ایک اہم بات کی طرف تنبیہ کرنا چاہتے ہیں کہ: کچھ لوگ "اجتماعی ذکر" اور "اجتماعی دعا" کے درمیان صحیح طرح تفریق نہیں کر پاتے، فرق یہ ہے کہ: "اجتماعی ذکر" کا شریعت میں کوئی وجود نہیں ہے، لہذا ایسی کوئی بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے کہ آپ نے اپنے صحابہ کرام کے ساتھ بیک آواز ذکر فرمایا ہو، اور نہ ہی کہیں یہ ملتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کا ذکر کریں اور صحابہ کرام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے دہرائیں۔

جبکہ اجتماعی دعا کی شریعت میں کئی صورتیں ملتی ہیں، مثلاً: قنوت نازلہ اور قنوت وتر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے، اور صحابہ کرام آپ کی دعا پر آپ کے پیچھے پیچھے آمین کہتے، یہی وجہ ہے کہ جمہور علمائے کرام جمعہ کے دن خطیب کی دعا پر آمین کہنے کے قائل ہیں، اسی طرح استسقاء میں، اور اسی طرح اور بھی اجتماعی دعا کی صورتیں ملتی ہیں۔

جبکہ اجتماعی دعا کی بدعتی صورتوں میں سے کچھ یہ ہیں :

1- کچھ لوگ صرف دعا کرنے کی نیت سے اکٹھے ہوں، اس کے بدعت ہونے کے بارے میں ابو عثمان کہتے ہیں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے گورنر نے آپ کی طرف یہ لکھ بھیجا کہ :  
”یہاں کچھ لوگ اکٹھے ہو کر مسلمانوں اور اپنے گورنر کیلئے دعا کرتے ہیں ”تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا : ”تم میرے پاس حاضر ہو، اور ان لوگوں کو بھی اپنے ساتھ لاؤ ”تو جب وہ عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، عمر رضی اللہ عنہ نے دربان کو حکم دیا : ”مجھے ڈنڈا دو ”جب وہ عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے آئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے انکے امیر کی ڈنڈے سے تواضع کی۔  
اسے ابن ابی شیبہ نے اپنی ”مصنف“ (13/360) میں روایت کیا ہے، اور اس اثر کی سند حسن درج کی ہے۔

2- لوگ بیک آواز دعائیں کریں، اس کے بارے میں شیخ بکرا بوزید رحمہ اللہ کہتے ہیں :  
”بیک آواز اجتماعی ذکر چاہے آہستہ آواز میں ہو، یا با آواز بلند، اس میں ثابت شدہ معین ذکر بار بار پڑھا جائے یا غیر ثابت شدہ، سب لوگ اکٹھے ذکر کریں، یا کوئی اور انہیں ذکر کروائے، اس کیلئے ہاتھ اٹھائیں یا نہ اٹھائیں، ان تمام کیفیات کیلئے کتاب و سنت سے دلیل چاہیے؛ کیونکہ یہ سب عبادت میں داخل ہے، اور عبادت کی بنیاد توقیف، اور اتباع پر ہوتی ہے، بدعات، اور خود ساختہ نظریات پر نہیں ہوتی؛ اسی لیے اگر ہم کتاب و سنت کے دلائل میں تلاش بھی کر لیں تو ہمیں کوئی ایسی دلیل نہیں ملے گی جس میں ان کیفیات کیساتھ ذکر کرنے کا ثبوت ملے، چنانچہ یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اس انداز سے عبادت کرنے کی کوئی دلیل نہیں ہے، اور جس عبادت کی شریعت میں کوئی دلیل نہ ہو تو وہ بدعت ہوتی ہے، اس لئے مذکورہ انداز سے ذکر، اور اجتماعی دعا بدعت قرار پائے گی، لہذا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا کرنے والے ہر مسلمان پر اسے ترک کرنا لازم ہے، اسے چاہیے ان سے دور رہے، اور صرف شرعی طریقہ عبادت پر کار بند رہے۔  
اس لئے بیک آواز اجتماعی دعا کرنا، چاہے مطلق طور پر دعا ہو یا مرتب انداز میں

مثلاً: قرآن مجید کی تلاوت کے بعد، یا وعظ و نصیحت کے بعد یہ سب بدعت ہے ”  
”تصحیح الدعاء“ (ص 134، 135)

البتہ مقرر، یا استاد درس کے آخر میں دعا کرے اور حاضرین مجلس اس پر  
آمین کہیں، تو اس کے بارے میں ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے جواز کی  
دلیل ملتی ہے، بلکہ یہ عمل مستحب ہے، چنانچہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے  
مروی ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عموماً اپنی مجلس برخواست کرنے سے قبل  
اپنے صحابہ کرام کیلئے ان الفاظ میں دعا مانگتے: (اللَّهِمَّ  
اقْسِمْنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا سَحَلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ، وَمِنْ  
طَاعَتِكَ مَا تَبَلَّغْنَا بِهِ جَنَّتِكَ، وَمِنْ الْيَقِينِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ  
عَلَيْنَا مُصِيبَاتِ الدُّنْيَا، وَمَتَّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا، وَأَبْصَارِنَا  
، وَفُؤُسِنَا مَا أَجْيَبْتِنَا، وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا، وَاجْعَلْ  
عَائِرَنَا عَلَيَّ مَنْ ظَلَمْنَا، وَأَنْصُرْنَا عَلَيَّ مَنْ عَادَانَا، وَلَا  
تَجْعَلْ مُصِيبَتِنَا فِي دِينِنَا، وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ بَيْنِنَا  
، وَلَا مَبْلَغَ عَلَيْنَا، وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا) [یا

اللہ! ہمیں اپنی اس قدر خشیت عطا فرما جو ہمارے اور تیری نافرمانی کے درمیان حائل  
ہو جائے، اور اپنی اتنی اطاعت نصیب فرما کہ جو تیری جنت تک ہمیں پہنچا دے، اور  
اتنا یقین عطا فرما جس سے ہم پر دنیاوی مصیبتیں ہوا ہو جائیں، اور ہمیں ہمارے  
کانوں، آنکھوں، اور قوت سے جب تک زندہ رہیں فائدہ دے، اور ہمارے وارث بنا، اور  
ہمارا انتقام ظالموں تک محدود رکھ، اور ہم پر ظلم کرنے والوں کے خلاف ہماری مدد  
فرما، ہمیں دین کے بارے میں آزمائش میں مت ڈال،  
دنیا ہی کو ہمارا اصل مقصد نہ بنا اور نہ دنیا کو ہمارے علم کی انتہا  
بنا اور ہم پر ایسے شخص کو مسلط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کرے]  
ترمذی: (3502) اسے البانی نے صحیح ترمذی میں حسن قرار دیا ہے۔

نووی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب: ”الاذکار“ میں اس حدیث پر عنوان قائم کرتے ہوئے  
لکھا ہے:

”مجلس میں بیٹھے شخص کی اپنے لئے اور دیگر حاضرین کیلئے دعا“

شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:

بسا اوقات تقریر یا کسی درس کے بعد مقرر اپنے ہاتھ اٹھا کر دعا کرواتا ہے، تو کیا

اجتماعی دعا کے دوران ہم بیٹھے رہیں یا درس ختم ہونے کے بعد اور دعا شروع ہونے سے پہلے اٹھ کر چلے جائیں۔

توانہوں نے جواب دیا:

”درس، وعظ و نصیحت یا تقریر کے بعد دعا میں کوئی حرج نہیں ہے، اس میں حاضرین کیلئے اللہ تعالیٰ سے کامیابی، ہدایت، اخلاص نیت، اور نیک عمل کی دعا مانگے، تاہم ایسی دعا میں ہاتھ اٹھانے کے بارے مجھے کسی دلیل کا علم نہیں ہے، اور مجھے جہاں تک علم ہے وہ یہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا میں ہاتھ اٹھانے کا مطلق طور پر ذکر آتا ہے کہ ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا قبولیت دعا کیلئے ایک سبب ہے، البتہ مجھے ایسی کوئی دلیل یاد نہیں آتی جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وعظ و نصیحت کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی ہو، اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا ہوتا تو صحابہ کرام ہمیں اس کے بارے میں ضرور بتلاتے؛ کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ہمارے لئے ایک ایک چیز بیان کر دی ہے، چنانچہ بہتر اور مناسب یہ ہے کہ اس طرح دعا کرتے ہوئے ہاتھ مت اٹھائے، جہاں دلیل ملے وہاں ہاتھ اٹھالیے جائیں، اس لئے مقرر کا تقریر کرنے کے بعد یہ کہنا: ”اللہ تعالیٰ ہماری اور آپ کی بخشش فرمائے، ہمیں اور آپ کو نیک اعمال کی توفیق دے، اللہ تعالیٰ جو کچھ سنا ہے اس سے ہم سب کو مستفید ہونے کی توفیق عنانت فرمائے“ یا اسی طرح کی مزید دعاؤں میں کوئی حرج نہیں ہے، اور اگر سامعین اس پر آمین بھی کہہ دیں تو تب بھی کوئی حرج نہیں آنتی

واللہ اعلم

”فتاویٰ نور علی الدرب“ (شریطارقم 610).